



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کے دو بیٹے ہیں اور اس نے وصیت کی ہے کہ اس کا مکان ان میں سے ایک کو دے دیا جائے، پھر اس نے اپنی بیوی کی وفات کے بعد ایک اور شادی کی اور اس کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو اس بیٹے کا وراثت میں کیا حصہ ہو گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

یہ آدمی جس کے دو بیٹے ہیں اور اس نے ان میں سے ایک کے بارے میں یہ وصیت کی ہے کہ اس کا مکان اسے دے دیا جائے، یقیناً یہ حرام اور باطل وصیت ہے کیونکہ اس وصیت میں ایک وارث کی تخصیص کی گئی ہے اور ایک بیٹے کو دوسرے پر ترجیح دی گئی ہے اور یہ دونوں باتیں حرام ہیں پہلی بات یہ ہے کہ وارث کے لئے وصیت حرام ہے کیونکہ یہ حدود الہی سے تجاوز ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے علم و حکمت کے مطابق وراثت کو تقسیم فرما دیا ہے اور وراثت کے سلسلے کی پہلی آیت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

ءَابَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لِلَّذِينَ لَهُنَّ الْأَقْرَبُ لَكُمْ نَفْسًا فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ ۱۱ ... سورة النساء

”تمہارے آباؤ اور اولاد وہوں یا تمہارے بیٹے، تمہیں نہیں معلوم کہ ان میں سے کون تمہیں نفع پہنچانے کے زیادہ قریب ہے۔ یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کردہ ہیں۔ اور اللہ سب کچھ جانتے والا اور کامل حکمت والا ہے۔“

دوسری آیت میں فرمایا:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۱۳ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَّقِ حُدُودَ اللَّهِ يَدْخُلْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۱۴ ... سورة النساء

یہ (احکام) اللہ کی حدیں ہیں اور جو شخص اللہ اور اس کے پیغمبر کی فرماں برداری کرے گا، اللہ اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اللہ اسے دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

اور تیسری میں فرمایا:

يُنَبِّئُكَ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ۱۷۱ ... سورة النساء

”اللہ تم سے یہ (احکام) اس لئے بیان فرما رہا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم بہک جاؤ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔“

دوسری بات یہ ہے کہ اولاد میں ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا بھی ظلم و ستم ہے چنانچہ صحیحین میں حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں کچھ مال بطور عطیہ دیا تو نعمان کی والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ ﷺ کو اس عطیہ پر گواہ نہیں بنا لیتے، نعمان بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب مجھے اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ گواہ بن جائیں کہ میں نے اپنا فلاں مال نعمان کو عطیہ میں دے دیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَكَلْ بَيْتُكَ قَدْ خَلَّتْ مَثَلُ النِّعْمَانِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَاشْهَدْ عَلَى بَنِي غَيْرِي، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ كَأَنْ يَخُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءٌ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: فَلَا ذَا)) (صحیح البخاری)

کیا تو نے اپنے بے بیٹے کو اس مال بطور عطیہ دیا ہے جتنا نعمان کو دے رہے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا، جی نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ پھر میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بنا لو اور پھر فرمایا: کیا تمہیں یہ بات وحشی لگتی ہے کہ تمہارے تمام بچے تم سے یہاں حسن سلوک کا مظاہرہ کریں؟ عرض کیا ہاں۔ تو

نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے:

((فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَعِدُوا لِبَنِي أَوْلَادِكُمْ)) (صحیح البخاری)

”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔“

پھر اس سے واضح ہوا کہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے ایک بیٹے کو تو کوئی عطیہ دے اور دوسروں کو اس سے محروم کر دے کیونکہ یہ خلاف عدل ہے۔

سائل نے جو یہ پوچھا ہے کہ اس آدمی نے اپنی پہلی بیوی کی وفات کے بعد ایک اور شادی کی اور اس کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا تو اس بچے کا وارثت میں سے کیا حصہ ہوگا؟ تو اس سوال کا جواب اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک تمام وارثوں کی تفصیل معلوم نہیں ہو جاتی کیونکہ تفصیل ہی سے معلوم ہوگا کہ وارث کون ہے اور وارثت میں اس کا کتنا استحقاق ہے؟

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 54

محدث فتویٰ

